اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ـ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
# الفضل
قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
سہ ماہی [illegible]
بیرون ہند سالانہ [illegible]

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر [illegible]

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۶ | ۱۵ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۵۹



## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کا آج صبح کا ٹمپریچر ۹۸ درجہ تھا۔ اور شام کو ۹۹ درجہ ہو گیا۔ آنکھ کے درد کی شکایت بدستور ہے۔ ضعف بھی بہت ہے۔ البتہ اسہال کی تکلیف خدا تعالیٰ کے فضل سے کم ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرماتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ آپ کو بطور علاج مسہل دیا گیا ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کو بخار ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

مولانا عبد الرحیم صاحب نیر جو دکن کی طرف گئے ہوئے تھے۔ آج واپس تشریف لے آئے ہیں۔

مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب بمبئی سے چند روز کی رخصت پر آئے ہیں۔

کل محلہ دار الرحمت میں لجنہ اماء اللہ کا خلافت جوبلی فنڈ کے سلسلہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی غلام احمد صاحب مجاہد۔ اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز نے تقریریں کیں۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### موجودہ زمانہ کے قلمی جنگ میں شریک ہو جاؤ

"ہماری جماعت یاد رکھے۔ کہ ہم ہندوستان کو انگریزی حکومت ہرگز ہرگز دار الحرب قرار نہیں دیتے۔ بلکہ اس امن اور برکات کی وجہ سے جو اس حکومت میں ہم کو ملی ہیں۔ اور اس آزادی کو جو اپنے مذہب کے ارکان کی بجا آوری۔ اور اس کی اشاعت کے لئے گورنمنٹ نے ہم کو دے رکھی ہے۔ ہمارا دل عطر کے شیشہ کی طرح وفاداری اور شکر گزاری کے جوش سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن پادریوں کی وجہ سے ہم اس کو دار الحرب قرار دیتے ہیں۔ پادریوں نے چھ کروڑ کے قریب کتابیں اسلام کے خلاف شائع کی ہیں۔ میرے نزدیک وہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ جو ان حملوں کو دیکھیں۔ اور سنیں۔ اور اپنے ہی ہم و غم میں مبتلا رہیں۔ اس وقت جو کچھ کسی سے ممکن ہو۔ وہ اسلام کی تائید کے لئے کرے۔ اور اس قلمی جنگ میں اپنی وفاداری دکھائے۔ جبکہ خود عادل گورنمنٹ نے ہم کو منع نہیں کیا ہے۔ کہ ہم اپنے مذہب کی تائید اور غیر قوموں کے اعتراضوں کی تردید میں کتابیں شائع کریں۔ بلکہ پریس ڈاک خانے اور اشاعت کے دوسرے ذریعوں سے مدد دی ہے تو ایسے وقت میں خاموش رہنا سخت گناہ ہے ہاں ضرورت ہے اس امر کی کہ جوابات پیش کی جائے۔ وہ معقول ہو اسکی غرض دلآزاری نہ ہو جو اسلام کے لئے سینہ بریاں اور چشم گریاں نہیں رکھتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے ایسے انسان کا ذمہ دار نہیں ہے" (الحکم جلد ۸ نمبر [illegible])

### بدظنی کا کبھی ارتکاب نہ کرو

جب انسان دوسرے شخص کے دل کی ماہیت معلوم نہیں کر سکتا۔ اور اس کے قلب کے مخفی گوشوں تک اس کی نظر نہیں پہونچ سکتی۔ اس لئے دوسرے شخص کی نسبت جلدی سے کوئی رائے نہ لگائے۔ بلکہ صبر سے انتظار کرے۔ ایک شخص کا ذکر ہے۔ کہ اس نے خدا تعالیٰ سے عہد کیا۔ کہ میں سب کو اپنے سے بہتر سمجھونگا اور کسی کو اپنے سے کمتر خیال نہیں کرونگا۔ اپنے محبوب کو راضی کرنے کے لئے انسان ایسی تجویزیں سوچتے رہتے ہیں۔ ایک دن اس نے ایک دریا کے پل کے پاس جہاں سے بہت آدمی گزر رہے تھے۔ ایک شخص بیٹھا ہوا دیکھا اور اس کے پہلو میں ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ ایک بوتل اس شخص کے ہاتھ میں تھی۔ آپ پیتا تھا۔ اور اس عورت کو بھی پلاتا تھا۔ اس نے اس پر بدظنی کی۔ اور خیال کیا۔ کہ میں اس سے بہر حال تو بہتر ہوں اتنے میں ایک کشتی آئی جو معہ سواریوں کے ڈوب گئی۔ وہی شخص جو عورت کے پاس بیٹھا تھا۔ دریا میں سے سوائے ایک کے سب کو نکال لایا۔ اور اس بدظن سے کہا۔ تو مجھ پر بدظنی کرتا تھا۔ سب کو میں نکال لایا ہوں۔ ایک کو تو نکال لا۔ خدا نے مجھے تیرے امتحان کے لئے بھیجا تھا۔ اور تیرے دل کے ارادہ سے مجھے اطلاع دی۔ یہ عورت میری والدہ ہے۔ اور بوتل میں شراب نہیں۔ دریا کا پانی ہے۔ غرض انسان دوسرے کی نسبت جلد رائے نہ لگائے (الحکم جلد ۵ نمبر ۱۲ [illegible])

# کیا آپ نے اپنی جماعت میں تحریک جدید کے جلسے مردوں عورتوں اور بچوں میں الگ الگ کرنے کا انتظام کر لیا ہے

اگر نہیں تو فوراً توجہ فرمائیں کیونکہ وقت کم رہ گیا ہے۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

## ننکانہ صاحب میں میلاد النبیؐ کے جلسہ پر احمدیت کے خلاف تقریریں

۲۷-۲۸ جون کو میلاد النبی کا چھٹا سالانہ جلسہ ننکانہ صاحب میں مسلمانوں نے کیا جب دستور سابق جماعت احمدیہ کے افراد نے بھی چندہ دیا۔ سکرٹری صاحب سیرت کمیٹی نے وعدہ کیا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف کسی عالم کو کچھ نہ کہنے دیں گے۔ اور احمدیوں کو بھی وقت دیا جائے گا۔ لیکن مولوی عبدالحنان لاہوری اور مولوی عبدالعزیز میانیر نے دو دن رات کے لیکچروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گندی سے گندی گالیاں دیں۔ اور فرسودہ اعتراضات کئے۔ صاحب صدر کو توجہ دلائی گئی۔ لیکن وہ اور زیادہ چڑ گئے۔ اسی طرح نفیس خلیلی اور عبدالرحیم عاجز اور دوسرے شاعروں نے بھی شعروں میں حضور پُر نور کی شان میں نہایت ہی نازیبا الفاظ کہے تھانیدار صاحب نے توجہ دلائی۔ کہ جلسہ سیرت النبی کا ہے۔ ان باتوں سے کیا فائدہ۔ لیکن علماء سو پر کچھ اثر نہ ہوا۔ اور انہوں نے جلسہ کی غرض و غائت کو قطعاً نظر انداز کرتے ہوئے احمدیت اور بانیٔ احمدیت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق بُرے سے بُرے اعتراضات کرنے میں دریغ نہ کیا۔ مولوی عبدالحنان نے کہا کہ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے فوائد کے متعلق میں نے اتنی کتابیں لکھی ہیں۔ کہ ۵۰ الماریاں بھر سکتی ہیں۔ جب حوالہ مانگا گیا تو سخت بگڑے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہائت نازیبا الفاظ کہے۔ جو ہمارے لئے بالکل ناقابل برداشت تھے۔ آریہ اور سکھوں کو وقت دیا گیا۔ لیکن ہم سے باوجود چندہ لینے اور وعدہ کرنے کے وقت نہیں دیا گیا۔ یہ ہے جلسہ میلاد النبی کی حقیقت

خاکسار محمد ابراہیم از ننکانہ صاحب

## جونیئر اتھلیٹک میٹ قادیان

### زیر اہتمام احمدیہ سپورٹس کلب قادیان

مورخہ ۱۵ جولائی کو احمدیہ سپورٹس کلب کے زیر اہتمام ۱۶ سال کی عمر تک کے بچوں کے لئے دوڑوں کے مقابلہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ جس میں سو گز۔ ۲۲۰ گز لانگ جمپ۔ ہائی جمپ۔ ہاپ سٹیپ اینڈ جمپ کا مقابلہ ہوگا۔ داخلہ برائے نام دو آنے فی مقابلہ رکھا گیا ہے۔ قادیان کی پبلک سے امید کی جاتی ہے۔ کہ اس میں حصہ لے کر حوصلہ افزائی فرمائیگی۔ مفصل پروگرام خاکسار سے لے سکتے ہیں۔

خاکسار مرزا حمید احمد قادیان

## جناب صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز بی۔ اے

### مجاہد جاپان کی تشریف آوری

قادیان ۱۲ جولائی۔ یہ خبر نہائت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ آج ساڑھے نو بجے صبح کی ٹرین سے جناب صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز بی۔ اے مجاہد جاپان تین سال جاپان میں تبلیغ اسلام کے فرائض سرانجام دینے کے بعد وارد دارالامان ہوئے۔ سٹیشن پر مقامی احباب کا ایک جم غفیر استقبال کے لئے موجود تھا۔ نیشنل لیگ کور کے بہت سے والنٹیرز بھی باوردی حاضر تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے حضرت مرزا شریف احمد صاحب جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلےٰ۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ وخارجہ اور خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال بھی سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ جناب صوفی صاحب کے گاڑی سے اترنے پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے آپ کو معانقہ کا شرف بخشا۔ بعد ازاں سب دوستوں سے انہوں نے مصافحہ کیا۔ بہت سے احباب نے صوفی صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ اس کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ موٹر میں بیٹھ کر آ گئے۔

جناب صوفی صاحب کی مراجعت پر ہم تہ دل سے انہیں مبارک دیتے اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ ۱ مئی ۱۹۳۵ء کو اعلائے کلمہ اسلام کے لئے جاپان روانہ ہوئے تھے۔

## واقفین زندگی سے خطاب

ایسے احباب جماعت کو جنہوں نے اپنی زندگیوں کو تحریک جدید کے ماتحت وقف کیا ہوا ہے۔ اور دفتر تحریک جدید نے ان کو کسی مخصوص کام پر نہیں لگایا۔ ان کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خواہش ہے۔ کہ وہ جلسہ ہائے تحریک جدید کے انتظام میں خاص کوشش کریں۔ اور اسے بارونق بنانے میں نمایاں حصہ لیں۔ تاکہ مطالبات تحریک جدید جملہ احباب کے ذہن نشین ہو جائیں۔ انچارج تحریک جدید

## درخواست ہائے دعا

(۱) شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس میر پور خاص سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ہائی کورٹ نے انتقال مقدمہ کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ اور معاملہ نہائت نازک صورت اختیار کر چکا ہے۔ دشمن ہر طرح نقصان پہونچانے کے درپے ہیں۔ احباب دعا کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ

# صوبہ سرحد کے ایک ہندو اخبار میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توہین

اللہ تعالیٰ کے وہ پاک۔ اور اولوالعزم انبیاء جو دنیا کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ ان کی عزت و تکریم کرنا ہر مسلمان اپنا مذہبی اور اخلاقی فرض سمجھتا ہے۔ اور وہ ایک لمحہ کے لئے بھی یہ امر برداشت نہیں کر سکتا کہ خدا تعالیٰ کے ان پیاروں کی توہین کی جائے۔ یا ان کی ذات والا صفات کی طرف کوئی ایسا امر منسوب کیا جائے۔ جو ان کی شان کے شایاں نہ ہو۔ تاریخ کے اوراق گواہ ہیں۔ کہ مسلمانوں نے ہمیشہ ایسے مواقع پر جب انہیں معلوم ہوا۔ کہ کسی شخص نے انبیاء کی توہین کی ہے۔ صدائے احتجاج بلند کی۔ اور ہمیشہ غیر اقوام کو مسلمانوں کی اس آواز کے سامنے جھکنا پڑا۔ کیونکہ یہ ایک صداقت ہے۔ ایسی صداقت جس کو مٹانے پر زمانہ قدرت نہیں رکھتا۔ کہ مذہبی پیشواؤں کا واجبی احترام کئے بغیر ملک میں امن قائم نہیں ہو سکتا آج ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک نگاہ دوڑا جاؤ۔ تمہیں دکھائی دے گا۔ کہ ہندو مسلم فسادات کے اسباب میں سے ایک بہت بڑا سبب یہ بھی ہے۔ کہ ایک دوسرے کے پیشواؤں کا مناسب احترام نہیں کیا جاتا۔ اور چونکہ مذہبی پیشواؤں کے ساتھ دلوں کی وابستگی ہوتی ہے۔ اس لئے جب کوئی قوم یہ سنتی ہے۔ کہ دوسری قوم کے افراد اس کے پیشوا کو ہتک آمیز الفاظ سے یاد کرتے۔ اور اس کی توہین اور تحقیر کرتے ہیں۔ تو اس کا دل نفرت سے بھر جاتا ہے۔ اور وہ یہ پسند نہیں کر سکتی۔ کہ تحقیر و تذلیل کرنے والوں کے ساتھ تعلقات محبت رکھے۔

پس اگر لوگ چاہتے ہیں۔ کہ وہ بلا امتیاز مذہب و ملت بھائی بھائی بن کر رہیں تو وہ اس زریں اصل کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ مذہبی پیشواؤں کا کبھی تحقیر آمیز الفاظ میں ذکر نہیں ہونا چاہیئے۔

ہمیں افسوس ہے۔ کہ اس اصل پر گو مسلمانوں کی طرف سے ایک عرصہ سے عمل ہو رہا ہے۔ مگر ابھی تک ہندو اخبارات نے اپنی روش میں تبدیلی کی ضرورت محسوس نہیں کی اور ان میں بعض دفعہ انبیاء علیہم السلام کے متعلق ایسے الفاظ شائع ہو جاتے ہیں۔ جو حد درجہ دل آزار اور تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر کوہاٹ کے ایک ہندو اخبار "شانِ سرحد" ۲۔ جولائی کا ایک اقتباس یہاں درج کیا جاتا ہے۔ جس میں صریح طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توہین کی گئی ہے۔ یہ اخبار "لنگرانِ ظرافت" کے زیر عنوان لکھتا ہے:۔

"ندی کنارے ایک آم کا درخت تھا۔ اس پر ایک طوطا رہا کرتا تھا۔ اسی درخت کے سایہ میں ایک سادھو مہاتما آکر سمادھی لگاتے اور پرماتما کا سمرن کرتے تھے۔ جب مہاتما نے دیکھا۔ کہ شکاری لوگ بانیچے سے طوطے پکڑ کر بازار میں بیچتے ہیں۔ اور وہ بے چارے سدا قید کا جیون و تمیت کرنے پر مجبور کر دیئے جاتے ہیں تو انہیں اس طوطے پر بڑی دیا آئی۔ اور وہ اُسے پڑھنے لگے "گنگا رام دیکھنا جال میں نہ پھنسنا" ہوتے ہوتے طوطے نے بھی یہ روز کا سبق یاد کرنا شروع کیا۔ حتےٰ کہ وقت آگیا۔ کہ طوطا جب یہ فقرہ مہاتما کے منہ سے سنتا اُسے تین چار بار ویسے کا ویسا سنا دیتا۔ اور آنند میں آکر کئی بار اس منتر کا جاپ کرتا۔ اب تو مہاتما جان گئے۔ کہ طوطا ودوان بن گیا۔ بھلا اب کیسے شکاریوں کے دام میں آسکتا ہے ایک دن مہاتما جی درخت کو آور آرہے تھے۔ تو تھوڑی دور کیا دیکھتے ہیں۔ کہ گنگا رام جی تو جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ لیکن گنگا رام جی جال میں نہ پھنسنا کی رٹ بھی لگائے جاتے ہیں۔ یہی حادثہ ہمارے ایک مغرب زدہ بابو صاحب کو حال ہی میں پیش آیا۔ یہ صاحب "خلیفہ جی" کے نام سے بھی مشہور ہیں اور خلیفہ برادری کو ان پر بہت فخر ہے ..........

قصہ یوں ہوا۔ کہ خلیفہ جی کے سر پر عشق کا بھوت سوار ہوا۔ اور آپ نے اپنے ایک ہم مشرب بابو کو آرڈر دے دیا ..........

شامتِ اعمال دیکھئے۔ نزدیک ہی ایک شریف النفس صاحب بہادر رہتے تھے۔ انہیں شکایت کی گئی۔ اور وہ موقعہ واردات پر پہونچ گئے **اپنی جان چھڑانے کے لئے خلیفہ جی نے حضرت ابراہیم والا نسخہ استعمال کیا۔ اور جان بچائی گئی**"۔

اس اقتباس کی آخری سطر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جو حملہ کیا گیا ہے۔ گو اس کا سمجھنا کوئی مشکل نہیں مگر اس لئے کہ شائد کوئی دوست اس قصہ سے ناواقف ہوں۔ یہ عرض کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بائیبل نے یہ الزام لگایا ہے۔ کہ انہوں نے ایک دفعہ جھوٹ بول کر اپنی بیوی کے متعلق کہہ دیا۔ کہ وہ میری بہن ہے۔ "شانِ سرحد" کے مدیر اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتاتے ہیں۔ کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک موقعہ پر جھوٹ بول کر اپنی جان بچائی تھی۔ اسی طرح ان صاحب نے جھوٹ بول کر اپنی جان بچالی۔ بے شک وہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جب یہ واقعہ بائیبل میں آتا ہے۔ یا بعض مفسرین نے بھی اس کو بیان کیا ہے تو اس کے ذکر کرنے میں کیا حرج ہے مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں ایک سچا مسلمان کسی اور کتاب کی کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ جب قرآن یہ کہتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔ تو ہم کس طرح مان سکتے ہیں کہ ایک عام مومن تو جھوٹ سے پرہیز کرے۔ مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسا اولوالعزم نبی جو سچ بولنے میں اس قدر نڈر واقعہ ہوا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے صدیق کہتا ہے وہ کسی موقعہ پر نعوذ باللہ ڈر کے مارے جھوٹ بول دے۔

یقیناً یہ ایک افتراء اور بہت بڑا بہتان ہے۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر باندھا گیا اور کوئی مسلمان ایک لحظہ کے لئے بھی اسے سننے کی برداشت نہیں کر سکتا "شانِ سرحد" کے مدیر لالہ نرائن داس صاحب انور کو ہم توجہ دلاتے ہیں۔ کہ انہوں نے اس نوٹ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے ایک جلیل القدر نبی کی خطرناک ہتک کی ہے۔ اور انہیں چاہیئے۔ کہ اس کی فوراً تلافی کریں۔ اور آئندہ کے لئے اس امر کی خاص طور پر احتیاط رکھیں۔ کہ مسلمانوں کے پیشواؤں کے متعلق اس قسم کے نازیبا اور دلخراش الفاظ استعمال نہ کئے جائیں۔ ورنہ حالات بگڑ جائیں گے اور پھر اُن کے لئے صورتِ حالات پر قابو پانا بہت مشکل ہو جائے گا۔

# حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر واقعات عالم کی گواہی

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے۔
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

(المسیح الموعودؑ)

انسانی تاریخ بتلاتی ہے کہ جب کسی قوم کی ہدایت و نجات کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی فرستادہ مبعوث ہوا۔ تو اس قوم نے اس کا انکار کیا۔ مقابلہ کیا۔ اس کے مشن کو مٹانے کے لئے انتہائی کوشش کی۔ لیکن ایسی تمام اقوام پھر کشمکش حیات میں باعزت زندگی بسر نہیں کر سکیں۔ اور روحانی طور پر ان پر موت وارد ہو گئی۔ مصلح کے آنے پر لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ ہم خود کافی ہیں۔ ہمارے پاس کتاب موجود ہے۔ آپ بے وقت آئے ہیں۔ تاریخ سے ظاہر ہے کہ اہل دنیا ہمیشہ ہی روحانی مصلح کی آمد پر اس کی بعثت کو بے ضرورت قرار دیا کرتے ہیں۔ مگر زیادہ عرصہ نہیں گذرنے پاتا۔ کہ انہیں اپنی کشتی بھنور میں نظر آتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو ہلاکت کے مونہہ میں محسوس کرتے ہیں۔ تب ان کے لئے اس مصلح کو ماننا دشوار ہوتا ہے جس کی پہلے تکذیب کر چکے۔ اور نیا مصلح خدا کی طرف سے آتا نہیں۔ اس لئے وہ سخت اضطراب و پریشانی کی حالت میں ہوتے ہیں۔ لیکن اس وقت بھی خدا تعالیٰ سعادت مند روحوں کو ایمان کی توفیق بخشتا ہے۔

قرآن مجید احادیث اور صلحائے امت کی پیشگوئیوں کے مطابق امت محمدیہ کا مسیح موعود چودھویں صدی کے مجدد کی حیثیت میں اس صدی کے سر پر آنے والا تھا۔ عالم اسلامی کی حالت بھی اسی کا تقاضا کرتی تھی۔

خداوند تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عین صدی کے سر پر اس غرض کے لئے بھیجا۔ کہ ایک طرف آپ مسلمانوں میں زندگی کی روح پیدا کریں۔ انکا احیاء کریں۔ اور ان میں قوت عمل پیدا کر کے انہیں روحانی اور دنیوی عزت و وجاہت سے بہرہ اندوز کریں۔ اور دوسری طرف مسیحیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روک دیں۔ خدا کے لئے بیٹا بنانے کے عقیدہ کو پاش پاش کر دیں۔ صلیبی کفارہ کا ابطال کریں۔ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے یہی دعوےٰ کیا۔ اور اسی مقصد کو لے کر آپ مبعوث ہوئے۔ لیکن علماء نے کہا کہ آپ کا آنا بے ضرورت ہے۔ ہم نمازیں پڑھتے ہیں قرآن مجید ہمارے پاس موجود ہے ہمیں کسی مسیح کی ضرورت نہیں۔ اور جو آنے والا ہے۔ اس کا ابھی وقت نہیں۔ وہ نہ معلوم کتنی صدیوں تک آئے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر سعید روحوں اور پاک دل لوگوں نے لبیک کہا۔ وہ ہر قوم اور ہر ملک میں سے تھے۔ لیکن اکثریت نے انکار کیا۔ اور ہنوز وہ انکار پر مصر ہے۔ ماننے والے شاہراہ ترقی پر گامزن ہیں۔ اور عیسائیت کا کامیاب مقابلہ کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سخت مقابلہ کیا گیا۔ اور مسلمان کہلانے والے فرقوں میں سے اہلحدیث گروہ کو یہ "فخر" ہے۔ کہ انہوں نے اس مقابلہ میں سب سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت واضح الفاظ میں فرمایا تھا۔

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

لیکن قوم شنوا نہ ہوئی۔ علماء کے شور تکذیب و تکفیر نے بہتوں کو سننے سے محروم کر دیا۔ اور گو ابھی تک وہ شور باقی ہے۔ مگر اب خود اہل حدیث کو اعتراف ہے۔ کہ مسیحیت کے مقابلہ کے لئے خدا کی طرف سے ہی مصلح آنا چاہیئے۔ ان کے جبہ دار مولوی اس کام کو نہیں کر سکتے۔ نیز یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار کے بعد روز بروز مسلمانان عالم تنزل کی طرف جا رہے ہیں۔ اور خصوصاً اہلحدیثوں کی حالت جو ایک ترقی یافتہ فرقہ سمجھا جاتا تھا۔ بالکل ناگفتہ بہ ہو چکی ہے۔

ہم اپنے اس بیان کی تائید میں اہل حدیثوں کے تازہ ترین بیانات پیش کرتے ہیں۔

(۱) اہل حدیثوں کا اخبار "تنظیم" روپڑ "ملت اسلامیہ مسیحیت کے بھنور میں" کے عنوان سے طویل مقالہ افتتاحیہ لکھتا ہے۔ آخری سطور حسب ذیل ہیں "غرض ملت اسلامیہ کا سفینہ اس وقت مسیحیت کے گرداب میں پھنسا ہوا چکر کھا رہا ہے۔ اب صرف خدائی طاقت ہے جو اس کو غرق ہونے سے بچا سکے۔ کاش مسلمان اس مصیبت عظمےٰ کو محسوس کریں۔" (۲۸ جون ۱۹۳۸ء)

(۲) مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں "ہم مرزا صاحب کی بعثت کے پہلے زمانے کا مقابلہ پچھلے زمانے سے کرتے ہیں۔ تو ہمیں ہر طرف سے مسلم قوم کا زوال اور تنزل نظر آتا ہے۔ مسلمانوں کی پولٹیکل حیثیت تو دنیا میں بہت کمزور ہو گئی۔ مالی حیثیت میں بھی نیچے گر گئے۔ مذہبی حیثیت کا تو ذکر ہی چھوڑئیے بلکہ توحید کے صحیح مضمون پر اعتقاد تو بجائے خود رہا۔ صحیح طور پر کلمہ پڑھنا بھی نہیں آتا۔ شرک و کفر رسوم و بدعات کی کوئی انتہا نہیں۔ جیل خانے اور شراب خانے مسلمانوں سے اٹے پڑے ہیں۔ بت پرستی وہم پرستی حتیٰ کہ تعزیہ پرستی بھی روز بروز ترقی پر ہے۔" (اہلحدیث ۲۰ مئی ۱۹۳۸ء)

(۳) جناب مدیر صاحب رسالہ "محمدی" دہلی درد بھرے الفاظ میں لکھتے ہیں "بے نماز جیسے کفار بھی آج ہم میں پیدا ہو گئے ہیں۔ دوسروں کو اپنا بنانا تو کجا ہماری عورتیں توحید و سنت سے بیگانہ بن گئیں۔ ہماری اولادیں بھی تعزیوں کے مجمع کی شیدائی اور بائیسکوپوں کی فدائی ہو گئیں۔ ایک اہلحدیث کے مرنے کے بعد اسکی اولاد میں سے اسکی جگہ پر کرنے والا ایک بھی نظر نہیں آتا۔ ہمارے نوجوان تو ایک طرف بڈھے بڈھے بزرگ بھی ڈاڑھی مونچھ صاف کرا بیٹھے یہ بڈھے بیل بھی سینگ کٹا کر بچھڑوں میں ملنے کے درپے ہو گئے۔"

(اہلحدیث ۲۰ مئی ۱۹۳۸ء بحوالہ محمدی)

یہ حالات ہر سچے مسلمان کے لئے خون کے آنسو رلانے والے ہیں۔ مگر کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ ہمارے بھائی خشیت اللہ سے کام لیکر غور کریں کہ کیا خداوند تعالیٰ نے اس مصیبت کا علاج نازل نہیں فرمایا۔ کیا اسلامیت کے سفینہ کو بچانے کے لئے خدائی طاقت ظاہر نہیں ہوئی؟ کیا مسلمانوں کو زوال و تنزل سے بچانے کے سامان نہیں کئے گئے؟ اگر نہیں تو یہ خدائی ارشاد انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کے خلاف ہے۔ اور اگر سفینہ اسلام کا ناخدا مبعوث ہو چکا ہے۔ تو اس سے وابستگی ہی نجات کا ذریعہ ہے۔ اور اسی کے حصن حصین میں داخل ہو کر مسلمان تنزل و ادبار سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

کیا مولوی ثناء اللہ صاحب اتنا غور نہیں کر سکتے۔ کہ اگر نعوذ باللہ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوےٰ جھوٹا ہوتا۔ اگر وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے نہ آئے ہوتے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ان کے انکار کے بعد مسلم قوم پر ہر طرف سے تنزل و زوال آرہا ہے۔ ان کی مذہبی حالت ابتر ہو گئی ہے۔ کیا کبھی کسی جھوٹے مدعی نبوت کے انکار کے بعد کسی قوم پر اس طرح ادبار کی گھٹائیں چھایا کرتی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ مذاہب کی ساری تاریخ چھان جاؤ۔ نبیوں کے تمام واقعات کی پڑتال کر لو۔ ہمیشہ یہی نظر آئے گا۔ کہ سچے نبیوں کے انکار کے بعد ان کی قوم روز بروز پستی کی طرف جاتی رہی ہے۔ اور ماننے والے ہی کامیاب ہوئے ہیں:۔

پس یہ واقعات اس بات کا زبردست ثبوت ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے سچے فرستادہ تھے۔ اور آپ پر ایمان لانا نہایت ضروری ہے۔ بلکہ آج مسلم قوم کی ترقی اور کامیابی کا واحد ذریعہ یہی ہے:۔

میں ان تمام بھائیوں سے جو اسلام کا درد اپنے دل میں رکھتے ہیں اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ خدا را سوچیں۔ کہ کیا اب بھی وہ مصلح سماوی کی ضرورت کا انکار کرتے رہیں گے۔ اور کیا اب بھی انہیں علماء کا شور بانئے سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی صداقت کے اقرار سے روک سکتا ہے؟

مبارک ہے وہ جو خدا کی آواز پر کان دھرتا۔ اور اس کے فرستادہ پر ایمان لا کر دین و دنیا میں سرخروئی حاصل کرتا ہے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

# حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیان فرمودہ تحریک جدید کی اہمیت

## محمود اگر منزل ہے کٹھن تو رہنما بھی کامل ہے
## تم اس پہ توکل کرکے چلو آفات کا خیال ہی جانے دو

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ الامام جنة يقاتل من ورائه۔ کہ امام بمنزلہ ایک ڈھال اور سپر کے ہوتا ہے۔ اور اس کی قیادت اور اطاعت میں رہتے ہوئے دوسری اقوام سے مقابلہ ہو سکتا ہے۔ اس حدیث نبوی میں ایک ترقی کرنے والی۔ اور اپنے حریفوں پر غالب آنے والی جماعت کے لئے ایک واجب الاطاعت امام کا ہونا لازمی اور ضروری قرار دیا گیا ہے۔ بجز اس کے کامیابی کے راستہ پر گامزن ہونا ناممکنات سے ہے۔ حقیقت الامر یہی ہے۔ کہ جب تک کسی قوم میں اتحاد و اتفاق نہیں ہوتا۔ اور پھر اس کے ساتھ انہیں اس مرکز وحدت پر جمع کرنے والا ایک امام میسر نہیں آتا۔ اس وقت تک اس کی ترقی۔ اور کامیابی خطرہ میں ہوتی ہے:۔

یہی وہ طریق ہے۔ جسے اللہ تعالےٰ اپنے انبیاء اور خلفاء کے ذریعہ دنیا میں قائم کرکے اس امر کا مشاہدہ کرا دیتا ہے۔ کہ وہ چھوٹی چھوٹی جماعتیں جنہیں ان کے مخالفین نہایت حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ جب ایک امام کے ماتحت ہو کر آپس میں متحد ہوئیں۔ تو انہیں دنیا کی کوئی طاقت نابود نہ کر سکی اور ہر منزل پر کامیابی اور کامرانی ان کے لاحق حال ہوئی:۔

جماعت احمدیہ کو بھی اللہ تعالےٰ نے اس وقت ایک امام کی قیادت سے متمتع کیا ہوا ہے۔ جو اس کی دینی و دنیوی مہمات میں رہبری کرتا ہے یہ اس امامت اور خلافت کی برکت ہے۔ کہ جماعت باوجود اپنی کمزوری اور بے بسی کے اور باوجود دشمنوں کی متحدہ یورش کے ترقی کی طرف قدم بڑھائے چلی جا رہی ہے۔ ورنہ کون انسان اس بات کا تصور کر سکتا ہے۔ کہ ایک ایسی غریب اور ناتواں جماعت۔ جس کی مخالفت پر تمام قومیں تلی ہوئی ہیں۔ اور اسے کوئی بھی چین کا سانس نہ لینے دیں۔ وہ کسی انسانی تدبیروں سے کامیاب ہو سکتی ہے۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ جو اس نے خلافت جیسی بے بہا نعمت عطا کرکے اس کی ترقی کے سامان مہیا فرمائے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔ حضرت مسیح کو جو مشکلات۔ اور مصائب اٹھانے پڑے۔ ان کے عوارض اور اسباب میں سے جماعت کی کمزوری اور بے دلی بھی تھی۔ چنانچہ جب ان کو گرفتار کیا گیا۔ تو پطرس جیسے عظیم الحواریین نے اپنے آقا۔ اور مرشد کے سامنے انکار کر دیا۔ اور نہ صرف انکار کیا۔ بلکہ تین مرتبہ لعنت بھی بھیجدی۔ اور اکثر حواری ان کو چھوڑ کر بھاگ گئے اس کے برخلاف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی انہوں نے آپ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا۔ یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا۔ اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے۔ اور بالآخر آپ کی خاطر جان تک دینے سے تامل اور افسوس نہیں کیا۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے ان کو آخر کار بامراد کیا۔ اسی طرح میں دیکھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے۔ اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔" (ملفوظات حضرت مسیح موعود صفحہ ۳۲۳)

اسی طرح فرماتے ہیں "جو لوگ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آتے ہیں ابتداءً اہل دنیا ان کے دشمن ہو جاتے ہیں اور انہیں قسم قسم کی تکلیفیں دیتے اور ان کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔۔۔۔۔ ان تکلیفوں اور ایذا رسانیوں نے جو نادان دنیا داروں کی طرف سے پہنچیں ان کو سست نہیں کیا۔ بلکہ وہ اور تیز قدم ہوئے۔ یہاں تک کہ وہ زمانہ آ گیا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے وہ مشکلات ان پر آسان کر دیں اور مخالفوں کو سمجھ آنے لگی۔ اور پھر وہی مخالف دنیا ان کے قدموں پر آ گری اور ان کی راستبازی اور سچائی کا اعتراف کرنے لگی" (اخبار بدر یکم نومبر ۱۹۰۶ء)

پس اللہ تعالےٰ کے قائم کردہ روحانی سلسلوں پر جو مصائب اور مشکلات آتی ہیں ان کا علاج امام وقت کی اطاعت ہی میں مضمر ہے۔ مخالفین کی یورش کے وقت اللہ تعالےٰ خود اس کی رہبری کرتا ہے۔ اور اسے ایسی تجاویز اور سکیمیں بتلا دیتا ہے۔ جس سے نہ صرف جماعت مخالف طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو جاتی ہے بلکہ تیزی کے ساتھ ترقی کی طرف قدم اٹھانے لگ جاتی ہے:۔

جماعت احمدیہ کے مشاہدہ میں یہ امر آچکا ہے۔ کہ اس زمانہ میں جبکہ ہر طرف سے اس پر مخالفانہ یورش ہوئی۔ اور احرار اور دیگر اقوام نے اپنا پورا زور اس کو نقصان پہنچانے کے لئے صرف کیا۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کے فضل سے تحریک جدید کو جاری فرمایا۔ یہ وُہ تحریک ہے۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید شامل ہے اور درحقیقت اسی کے اشارہ اور القاء سے اسے جاری کیا گیا ہے۔ چنانچہ آج تین سال کے بعد جماعت میں ایک تغیر عظیم پیدا ہو چکا ہے۔ اور اس کا اثر اتنا وسیع ہے۔ کہ دشمن بھی اس کا اقرار کرنے لگے ہیں۔ کہ واقعی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس سکیم کے ذریعہ نہ صرف اپنی جماعت کو مخالفین کے نقصان سے بچایا ہے۔ بلکہ اسے پہلے سے بہت زیادہ ترقی اور کامیابی کی طرف لے گئے ہیں۔ اور احمدیت کے وُہ ناکام حریف جو کبھی اس تحریک کی مخالفت میں آرٹیکل لکھا کرتے تھے اور اسے "دیال باغ جیسی سکیمیں" قرار دیا کرتے تھے۔ آج خود بھی اس سکیم کے بہت سے حصوں پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس تحریک کے ذریعہ جماعت میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا ہُوا ہے۔ اور اخلاص۔ ایثار قربانی تبلیغ۔ سادگی۔ ہمدردی اور باہمی اتحاد و اتفاق میں پہلے سے نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "یاد رکھو کہ اس قسم کی مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ تم انبیاء و رسل سے زیادہ نہیں ہو۔ ان پر اس قسم کی مشکلات اور مصائب آئیں اور یہ اس لئے آتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان قوی ہو۔ اور پاک تبدیلی کا موقعہ ملے۔ پس یہ ضروری ہے۔ کہ تم انبیاء و رسل کی پیروی کرو اور صبر کے طریق کو اختیار کرو۔"

خاکسار ملک محمد عبداللہ مولوی فاضل

# چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی جلد شروع کی جائے

## حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ارشادات

### مبارک اجتماع

قادیان کا مبارک اجتماع جس کی بنیاد خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت رکھی۔ اور جو اپنے اندر بے انتہا برکات اور فیوض الٰہی کی زبردست کشش رکھتا ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا یہ سالانہ اجتماع ہر سال پہلے سال سے زیادہ بارونق ہوتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے کہ ہر سال ہزاروں نئے آدمی داخل سلسلہ ہوتے ہیں۔ کچھ عرصہ سے دیکھا جا رہا ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کی آمد میں کچھ معتدبہ زیادتی نہیں ہو رہی۔ اور اخراجات کے برابر بھی چندہ وصول نہیں ہوتا۔ بلکہ چار یا پانچ ہزار روپے کی کمی رہ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے مد چندہ جلسہ سالانہ مقروض چلی آرہی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ اس کے مقابلہ میں ماہوار مستقل چندوں میں ہر سال نسبتاً بیشی ہوتی رہتی ہے۔ لیکن چندہ جلسہ سالانہ میں کوئی نمایاں فرق نہیں۔ حالانکہ جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ اس چندہ میں بھی ترقی ہونی چاہیئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یا تو نظارت بیت المال کا اس چندہ کی فراہمی کے متعلق کوئی نقص رہتا ہے۔ یا اس چندہ کی اہمیت کے متعلق احباب کو غلط فہمی ہو رہی ہے۔

اس نقص کو محسوس کرتے ہوئے اور اس چندہ کی باقاعدگی کے پیش نظر گزشتہ مجلس مشاورت میں نظارت ہذا کی طرف سے اس چندہ کے متعلق ایک تجویز رکھی گئی تھی۔ جس پر نظارت بیت المال کی سب کمیٹی نے بعد غور و خوض مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور یہ رپورٹ پیش کی۔ کہ

"جلسہ سالانہ کا چندہ ایک ماہ کی آمد پر پندرہ فی صدی کی نسبت سے آئندہ لازمی چندوں کے ساتھ بجٹ میں شامل رکھا جائے۔"

مجلس شاورت کے نمائندگان کی کثرت نے بھی اس کی تائید کی۔ اس پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو اظہار خیال فرمایا ہے۔ وہ احباب اور عہدہ داران جماعت و نمائندگان شاورت کی آگاہی اور یاد دہانی کے لئے درج ذیل ہے۔

### چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق غلط فہمی

حضور نے فرمایا:۔

"جہاں تک مجھے علم ہے چندہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہی شروع ہے بعض دوستوں نے غلطی سے یہ سمجھا ہے۔ کہ یہ چندہ عام ہی کا ایک حصہ ہے جسے الگ کر دیا گیا ہے۔ (یعنے سمجھ لیا گیا ہے۔ کہ چندہ عام باقاعدہ دینے والے کو یہ چندہ الگ دینے کی ضرورت نہیں۔ ناظر) حالانکہ مجھے ایک مثال بھی ایسی یاد نہیں جب جلسہ سالانہ کے لئے الگ تحریک نہ کی گئی ہو۔ یہ چندہ نہایت ہی ابتدائی چندوں میں سے ہے۔ اس کو اگر اچھے طور پر پیش کیا جاتا تو میں سمجھتا ہوں وصولی کے لحاظ سے وہ حالت نہ ہوتی جو اب ہے۔"

### زمیندار طبقہ کیلئے اس چندہ کا ادا کرنا مشکل نہیں

زمیندار طبقہ سے اس چندہ کی وصولی کے بارے میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

"چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت زمینداروں کے سامنے اگر پوری طرح واضح کی جاوے۔ تو وُہ اپنے ملکی رواج کے مطابق اسے مختلف رنگوں میں پورا کر سکتے ہیں۔ آخر ہماری جماعت ان طبقوں سے ہی آئی ہے۔ جو عرس وغیرہ مانتے تھے۔ اور ہمارے ملک میں اہم چندہ وہی سمجھا جاتا ہے۔ جو عرس کے لئے کیا جائے۔ اور گو جلسہ سالانہ اور عرسوں میں کوئی نسبت نہیں۔ لیکن زمیندار جب جلسہ سالانہ کا نقشہ کھینچتا ہے تو عرس کا نقشہ ہی اس کے ذہن میں آتا ہے۔ پس اس طریق سے اگر زمینداروں سے چندہ وصول کیا جائے۔ جس طرح عرس کے موقعہ پر لوگ وصول کرتے ہیں۔ تو بہت زیادہ آمد ہو سکتی ہے۔"

### چندہ جلسہ سالانہ کی شرح بجائے ۱۵ فیصدی کے ۱۰ فیصدی ہوگی

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے جماعت کے اکثر احباب اس چندہ کو چندہ عام ہی کا حصہ سمجھتے تھے۔ اور خیال کرتے تھے کہ چندہ عام کے ادا کرتے ہوئے اس چندہ کا علیحدہ ادا کرنا ضروری نہیں۔ ہاں کوئی ادا کر دے تو موجب ثواب ہے

لہٰذا حضور نے اس غلط فہمی کو دور فراتے ہوئے آئندہ اس چندہ کو لازمی قرار دیدیا ہے۔ اور ساتھ ہی شرح میں بھی کمی فرما دی ہے۔ جیسا کہ حضور نے مشاورت کے موقعہ پر اس چندہ کے متعلق فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا:-

"جہاں میں سب کمیٹی کی تجویز منظور کرتا ہوں۔ کہ آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا۔ وہاں بجائے پندرہ فیصدی کے دس فیصدی اس چندہ کی شرح کو مقرر کرتا ہوں۔ ۱۰ فیصدی چندہ پوری جدوجہد اور کوشش سے وصول کیا جائے۔ تو تینتیس ہزار روپیہ وصول ہو سکتا ہے۔ اور ہمارا موجودہ خرچ جلسہ سالانہ اس سے کم ہے۔"

## زیادہ چندہ دینے والوں کو کوئی روک نہیں

یہ امر بھی یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ۱۰ فیصدی شرح سے زیادہ دینے والوں کیلئے روک نہ ہوگی۔ اس سے کم دینے والوں کو اس شرح پر دینے کے لئے مجبور کیا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے اس تقریر میں فرمایا۔

"۱۰ فیصدی چندہ اخراجات جلسہ سالانہ کے لئے بالکل کافی ہے۔ مگر ۱۰ فیصدی کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جو ۱۵ فیصدی چندہ دینا چاہے وہ نہ دے۔ جو شخص ۱۵ فیصدی چندہ دیتا ہے۔ اس کا اجر خدا کے پاس ہے اور ہم اس کے اجر کے راستہ میں روک نہیں بن سکتے۔ پس اس شرح میں اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے زیادتی کرنا چاہے۔ تو ہر وقت کر سکتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو ۱۰ فیصدی چندہ نہیں دیتے۔ انہیں ہم مجبور کریں گے۔ کہ وہ ۱۰ فیصدی چندہ ضرور دیں۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کے متذکرہ بالا ارشادات کی موجودگی میں اس چندہ کی اہمیت جتانے کے لئے مزید تشریح یا توضیح کی ضرورت نہیں۔ البتہ ضرورت اس بات کی ہے کہ حضور کی ان ہدایات کی روشنی میں افراد جماعت پر اس چندہ کی اہمیت پوری طرح واضح کر دی جائے اور پھر اس چندہ کی وصولی کے لئے منظم طریق پر پوری طرح جدوجہد کی جاوے۔ لہٰذا اس تحریک کے ذریعہ احباب اور عہدیداران جماعت مقامی و نمایندگان مجلس مشاورت سے درخواست ہے کہ وہ اس تحریک کو اپنی اپنی جگہ ہر ایک مرد و عورت کو پڑھ کر سنا دیں۔ اور ذہن نشین کر دیں کہ:-

۱- یہ چندہ کوئی نیا چندہ نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے جاری ہے۔

۲- یہ چندہ بالکل الگ ہے۔ چندہ عام کا حصہ نہیں ہے۔

۳- اس چندہ کی شرح بجائے ۱۵ فیصدی کے دس فیصدی حضور نے مقرر فرما دی ہے۔ اس سے زیادہ جس قدر کوئی دے۔ دے سکتا ہے۔

۴- یہ چندہ لازمی ہوگا۔ جس طرح چندہ عام کا ادا کرنا لازمی ہے۔

۵- احباب کی سہولت کے لئے شرح چندہ کم کر دی گئی ہے۔ یعنی بجائے ۱۵ فیصدی کے صرف دس فیصدی۔ چونکہ ہر ایک کے لئے اس شرح سے چندہ ادا کرنا لازمی ہے۔ اس سے کم دینے والے احباب اور جماعت کو مجبور کیا جائے گا۔ کہ وہ اس نسبت سے ضرور چندہ دیں۔

۶- زمیندار طبقہ کو اس چندہ کی اہمیت بتلاتے ہوئے سمجھایا جاوے کہ اس مبارک قومی اجتماع کے لئے جس کے ہم خود ہی مہمان ہیں۔ اور خود ہی میزبان۔

اسی اخلاص سے چندہ دیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ جس طرح احمدیت سے قبل وہ عرسوں وغیرہ پر غلہ کی صورت میں گھی اور دیگر اجناس کی صورت میں دیا کرتے تھے۔

اگر اجناس مرکز میں بغیر کسی مزید بار کے آسانی سے پہنچائی جا سکتی ہوں۔ تو پہنچا دی جائیں۔ ورنہ عہدیداران جماعت اجناس کو فروخت کر کے رقم مرکز میں پہنچا دیں۔ البتہ گھی چندہ کا جمع شدہ اگر مرکز میں پہنچا دیا جاوے تو یہ زیادہ اچھا ہے۔ تا خالص گھی جلسہ پر استعمال ہو۔

اس بارہ میں لائل پور اور سرگودھا کی جماعتیں نیز وہ جماعتیں بھی جہاں با فراط گھی مہیا ہو سکتا ہو۔ خاص توجہ فرمائیں۔

اسی طرح ضلع گورداسپور کی جماعتیں بھی اگر چندہ جلسہ سالانہ میں گندم قادیان پہنچانے کا انتظام کریں۔ تو زیادہ اچھا ہے۔

## کافی عرصہ قبل تحریک کرنیکی غرض

پہلے چندہ جلسہ سالانہ کی تحریک عموماً ماہ ستمبر میں کی جاتی رہی ہے۔ لیکن خاص وقت میں اس چندہ کو محدود کر دینے سے چندہ دینے والوں کے لئے کچھ غیر معمولی مشکلات پیدا ہو جایا کرتی تھیں۔ اس لئے اس چندہ کی تحریک اِس دفعہ بہت عرصہ قبل کی جا رہی ہے۔ تا آسانی سے یکمشت یا بذریعہ اقساط اس چندہ کو آخر نومبر ۱۹۳۸ء تک ادا کر سکیں۔ لیکن مناسب یہی ہے کہ بجائے اس کے کہ اخیر وقت میں یکمشت یہ چندہ ادا کیا جاوے۔ ماہ جولائی ہی سے اقساط کے ذریعہ سے

## چندہ جلسہ سالانہ

کی رقوم ادا کرنی شروع کر دی جائیں۔ اس سے ایک تو چندہ دینے والوں کے لئے سہولت ہوگی۔ دوسرے منتظمین جلسہ بہت عرصہ قبل آسانی سے جلسہ کے انتظام میں مصروف ہو سکیں گے۔

اسی طرح زمیندار جماعتیں جو چندہ گھی کی صورت میں ادا کرنا چاہیں۔ وہ ابھی سے جلسہ سالانہ کے لئے گھی جمع کرانا شروع کر دیں۔ ہر ایک احمدی زمیندار جلسہ سالانہ کے لئے ہر روز ایک علیحدہ کنستر میں مناسب مقدار میں گھی جمع کرتا رہے۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر انتظام کے ماتحت تمام جماعت کا اکٹھا گھی قادیان پہنچا دیا جائے لیکن گھی کی صورت میں چندہ دینے والے احباب کو یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ ان کے گھی کا چندہ ان کی اوسط ایک ماہ کی آمد (جو اُن کو جملہ پیداوار سے حاصل ہوتی ہے) کے ۱/۱۰ حصہ سے کسی صورت میں بھی کم نہ ہو۔ بلکہ زیادہ ہو۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے اس مشاورت میں زمینداروں کے اخلاص کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"اٹھارہ (۱۸) سو من گیہوں کا جمع کرنا (اٹھارہ سو من آٹا جلسہ سالانہ پر خرچ ہوتا ہے) ضلع گورداسپور کے احمدیوں کے لئے کوئی بڑی بات نہیں۔ اسی طرح لائلپور اور سرگودھا کے ذمہ یہ بات ڈالدی جائے۔ کہ وہ سارا سال گھی جمع کرتے رہیں اور میں تو سمجھتا ہوں۔ اگر ضلع لائلپور اور سرگودھا کے دوست وہی گھی جو اپنے سروں کو لگایا کرتے ہیں۔ چند روز نہ لگائیں اور جمع کرتے رہیں۔ تو اسی سے کئی کنستر بھر سکتے ہیں۔ بہرحال زمینداروں سے جنس کی صورت میں اور شہریوں سے روپیہ کی صورت میں اس چندہ کی وصولی کی جائے۔ زمینداروں سے جنس کی صورت میں چندہ لینے کا ایک یہ بھی فائدہ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک زمیندار جو بہر چندہ دے سکتا ہے۔ اس سے اگر جنس کی صورت میں چندہ دینے کے لئے کہا جائے۔ تو بالکل ممکن ہے کہ وہ دو روپے کی مرچیں دیدے اور اس طرح اس کا چندہ بہت بڑھ جائے۔"

## جماعتیں وصولی چندہ کے لئے کوشش شروع کر دیں

پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی ان واضح ہدایات کے مطابق چندہ جلسہ کی ادائیگی اور فراہمی کے لئے جماعتوں کو ابھی سے کوشش شروع کر دینی چاہئیے۔ اور کوشش ایسی ہونی چاہئیے کہ کوئی شخص بھی

خواہ مرد ہو یا عورت اس چندہ سے مستثنیٰ نہ رہے۔

جو جماعتیں گھی وغیرہ کی صورت میں چندہ ادا کرنا چاہیں وہ بہت جلد مرکز کو اطلاع دیں۔

چندہ جلسہ سالانہ کی شرح بتلائی جاچکی ہے کہ ہر ایک شخص کی ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ لیا جاتا ہے مثلاً اگر ایک شخص کی ۱۰۰ روپیہ ماہوار آمد ہو تو اس سے دس روپیہ چندہ جلسہ سالانہ وصول کیا جاتا ہے۔ اسی طرح زمیندار یا پیشہ ور احباب اپنی سالانہ آمد کی نسبت سے ایک ماہ کی اوسط آمد کا دسواں حصہ چندہ میں ادا کریں۔

مقامی جماعتوں میں بجٹ تشخیص شدہ کی کاپیاں موجود ہونگی جن سے ہر ایک شخص کی ایک ماہ کی صحیح آمد کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے جس پر چندہ جلسہ سالانہ وصول کرنا ہے۔ بحیثیت مجموعی بجٹ کی رو سے جو کسی جماعت پر چندہ جلسہ سالانہ واجب ہوتا ہے اس کی اطلاع علیحدہ دی جائے گی۔ جسے ہر ایک جماعت نے آخر نومبر ۱۹۳۸ء تک لازمی طور پر پورا کرنا ہوگا۔

اس کے علاوہ تمام لجنات اماء اللہ اور خواتین کی مجالس کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جگہ مستورات میں بھی کوشش کرکے اس چندہ میں حصہ لینے کی تحریک کریں۔ اور سب بہنوں کو علیٰ قدر مراتب اس ثواب میں حصہ دار بنائیں اور جس جگہ لجنات اور مجالس خواتین نہ ہوں۔ وہاں عہدیداران جماعت مقامی کو ہی عورتوں میں اس چندہ کی تحریک کرنی چاہیئے۔

الغرض کوشش ایسی ہو کہ کوئی احمدی فرد خواہ ملازمت پیشہ ہو یا تاجر، زمیندار ہو یا دیگر پیشہ ور اس چندہ سے مستثنیٰ نہ رہے۔ اور ہر ایک سے باشرح چندہ وصول کرنے کی کوشش کی جائے۔

بالآخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ داری سمجھنے اور پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

# آہ۔ ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم



۸ جولائی ۱۹۳۸ء چار بجے شام کلکتہ سے جنرل میڈیکل افسر کی طرف سے میاں عبدالرزاق صاحب کی صاحبزادی کے نام جو ڈاکٹر غلام علی صاحب کی اہلیہ ہیں۔ تار آیا کہ ڈاکٹر غلام علی صاحب کا ہسپتال میں انتڑیوں کا اپریشن کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے انہیں سخت تکلیف ہے۔ دوسرے دن نو بجے صبح تار آیا۔ کہ ڈاکٹر صاحب فوت ہوگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر غلام علی صاحب حافظ محمد الدین صاحب سکنہ چھور ضلع لائل پور کے برادر خورد اور میاں عبدالرزاق صاحب سیالکوٹی حال قادیانی کے داماد تھے۔ مرحوم کی عمر چالیس سال سے غالباً کچھ اوپر تھی۔ ڈاکٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے پرانے طالب علم تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہاں آئے میٹرک یہیں سے پاس کیا۔ پھر لاہور میڈیکل سکول میں داخل ہوئے۔ اور چار سالہ کورس پورا کرنے کے بعد فوجی ملازمت اختیار کی۔ بلوچستان۔ سیستان اور ہندوستان کی مختلف چھاؤنیوں میں کام کرتے رہے۔ مرحوم سلسلہ احمدیہ میں بچپن میں ہی داخل ہوئے۔ اور تادم آخر سلسلہ کے مخلص خادم رہے۔ منارۃ المسیح کی تعمیر میں یکصد روپیہ اپنی طرف سے اور یکصد روپیہ اپنی اہلیہ کی طرف سے دیا۔ اور کوئی تحریک ایسی نہ تھی۔ جس پر آپ نے لبیک نہ کہا ہو۔ نہایت انشراح صدر سے چندے دیتے۔ اور کوئی نئی کتاب جو سلسلہ کی طرف سے شائع ہوتی اس کو خرید کرتے۔ اور اپنی نوٹ بک میں ضروری باتیں درج کر لیتے۔ سلسلہ کے لئے نہایت غیرت رکھتے تھے ڈاکٹر صاحب کو تبلیغ کا از حد شوق تھا۔ اور کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ ملازمت کے دوران میں باوجود بہت زیادہ مصروف ہونے کے فریضہ تبلیغ خوش اسلوبی سے ادا کرتے۔ جہاں کہیں تبدیلی ہوتی وہاں کی جماعت سے باقاعدہ تعلق رکھتے اپنے رشتہ داروں کی پرورش اور امداد کا ہمیشہ خیال رکھتے۔ اور مقدور سے بڑھ کر امداد فرماتے۔ آپ کے ہاتھ میں شفا بھی تھی۔ اور علاج نہایت محنت اور محبت سے کرتے انگریز افسروں پر بھی آپ کی دینداری کا اثر تھا۔

مرحوم کی موت اچانک ہی ہوگئی صحت اچھی تھی۔ اور بظاہر کوئی تکلیف معلوم نہ ہوتی تھی۔ ابھی تک ان کی بیماری کے مفصل حالات کا علم نہیں ہوا۔ بیماری کا تار اچانک آیا۔ اور دوسرے دن موت کی خبر آگئی۔ مرحوم کے تین لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں جو عموماً ابھی چھوٹی عمر کے ہیں۔ بظاہر گذارے کی کوئی صورت نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے۔ ناظرین سے استدعا ہے۔ کہ وہ مرحوم کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کا آپ ہی کفیل ہو۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ مرحوم موصی تھے پچھلے سال انہوں نے رؤیا دیکھا۔ کہ بہشتی مقبرہ میں ان کا دو منزلہ مکان بنا ہے۔ مرحوم حیران تھے۔ کہ بہشتی مقبرے میں مکان بننے کے کیا معنے ہوسکتے۔ کیونکہ ان کا مکان تو محلہ دارالفضل میں پہلے سے ہی بنا ہوا تھا۔ مگر خوابوں کی تعبیریں اکثر بعد میں ہی کھلا کرتی ہیں۔ مرحوم کی تقویٰ شعاری اور پرہیزگاری اور سادگی ان کے جنتی ہونے کی ظاہری علامات ہیں۔

ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ کلکتہ میں بطور امانت دفن ہوئے ہیں یا ویسے ہی دفن کر دیئے گئے ہیں۔ تفصیلات کا انتظار ہے۔

۱۰ جولائی بعد نماز مغرب مسجد محلہ دارالفضل میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں حافظ مبارک احمد صاحب نے ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم کے مختصر حالات سنائے۔ اور تعزیت کا ریزولیوشن پاس کرکے میاں عبدالرزاق صاحب جو ڈاکٹر غلام علی صاحب کے خسر ہیں۔ اور آج کل یہاں مقیم ہیں۔ ان کی خدمت میں پیش کیا۔ اور مرحوم کے رشتہ داروں اور عزیزوں سے اظہار ہمدردی کیا۔ اور ان کے لئے دعا کی گئی۔

خاکسار روشن علی محمد بی۔ اے۔ بی ٹی
پریذیڈنٹ محلہ دارالفضل قادیان)

# تحریک جدید کے متعلق جماعت احمدیہ شملہ کا جلسہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مرکز کی تحریک جدید کے متعلق پہلا جلسہ مورخہ ۳ جولائی سر محمد یعقوب صاحب ممبر کونسل وائسرائے کی کوٹھی پر منعقد کیا گیا۔ مندرجہ ذیل اصحاب نے تحریک جدید کے مختلف مطالبات پر تقریریں کیں۔

حافظ عبدالسلام صاحب امیر جماعت چوہدری عبدالغفور صاحب شیخ خادم حسن صاحب شیخ عبدالحمید صاحب۔ چوہدری محمد نواز صاحب شیخ عبدالحکیم صاحب چوہدری غلام اللہ صاحب شیخ عبدالوحید صاحب شیخ قطب الدین صاحب خانصاحب فضل محمد صاحب جماعت شملہ کے تمام اصحاب جلسہ میں شامل تھے جلسہ خدا کے فضل سے نہایت کامیاب ہوا۔ جلسہ تقریباً ۳½ بجے شروع ہوا اور ۵ بجے شام ختم ہوا۔ جلسہ کے بعد سر محمد یعقوب صاحب نے تمام جماعت کو نہایت پرتکلف دعوت چائے دی

# اساتذہ اور طلبا کی تبلیغی خدمات سے فائدہ حاصل کرنے کا نادر موقع

اواخر ماہ اپریل ۱۹۳۸ء میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے ماتحت مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل صوبہ بہار کے پراونشل سالانہ جلسہ میں شمولیت کی غرض سے بھاگلپور گئے۔ چونکہ ان کے اس سفر کی اطلاع اخبار الفضل میں شائع کر دی گئی تھی اس لئے بھاگلپور کے قرب و جوار نیز دوسری مختلف متعدد جماعتوں نے نظارت متعلقہ سے خواہش کی کہ انہیں مولوی صاحب موصوف کے وجود سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ دیا جائے۔ چنانچہ نظارت کی منظوری سے آپ نے بھاگلپور سے فارغ ہو کر مونگھیر، ٹاٹا نگر جمشید پور، مسوسی بنی، کٹک، بدھیپدہ کیرنگ، بنارس، فیض آباد، لکھنؤ اور کانپور کا دورہ کیا۔ اس سفر میں متعدد تبلیغی و تربیتی لیکچروں کے علاوہ مذہبی کانفرنسوں کا بھی انعقاد ہوا۔ چنانچہ جمشید پور میں مقامی جماعت احمدیہ کے زیر انتظام ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ہمارے لیکچر کے علاوہ آریہ سماج، دویکانندیوں اور عیسائیوں کے نمائندوں نے تقریریں کیں۔ اس موقعہ پر ہمارا لیکچر نمایاں طور پر کامیاب رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

مذکورہ بالا مقامات پر کہیں مقامی جماعت احمدیہ کے زیر انتظام کہیں کانگریس اور کہیں مسلم لیگ کے زیر انتظام وسیع پیمانہ پر فلسطین کے چشم دید حالات کے متعلق مولوی صاحب کے لیکچروں کا انتظام کیا گیا۔ جس میں ہر مذہب و ملت کے لوگ بکثرت شریک ہوتے۔ اور غیر معمولی دلچسپی ظاہر کی گئی۔ اور بالعموم تبلیغ احمدیت کے لئے سازگار فضا پیدا ہو جاتی رہی۔

اس طویل دورہ کے باوجود جو دو ماہ تک متواتر جاری رہا۔ جماعتہائے احمدیہ پر اخراجات کا خاص بار نہیں پڑا۔ ورنہ اگر ہر جماعت مرکز سے مبلغ بلواتی۔ تو بڑی رقم خرچ ہو جاتی۔

اس تجربہ کی بنا پر میں تمام جماعتوں کو اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ کہ قادیان کی درسگاہوں میں موسمی تعطیلات ہونے والی ہیں۔ ان ایام میں مدرسین اور طلبا کی تبلیغی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس لئے جہاں جہاں ضرورت ہو اور احباب لیکچروں وغیرہ کا انتظام کرنا چاہیں۔ وہاں کے دوست نظارت دعوت و تبلیغ کو فوراً اطلاع دیدیں۔ تاکہ زیر تجویز پروگرام میں ان کا نام شامل کر لیا جائے۔ ایسی جماعتیں جو اپنے ہاں لیکچر وغیرہ دلوانا چاہیں۔ انہیں بحصہ رسدی ایک مقام سے دوسرے مقام تک کا کرایہ آمد و رفت ادا کرنا ہوگا۔ مثلاً اگر بٹالہ، امرتسر لاہور، اور شیخوپورہ کی جماعتیں چاہیں تو قادیان سے اپنے شہر تک اخراجات آمد و رفت برداشت کئے بغیر اپنے اپنے ہاں تبلیغ کے لئے ہم سے مبلغین حاصل کر سکتی ہیں۔ اور وہ یوں کہ جماعت احمدیہ بٹالہ، قادیان۔ بٹالہ کے درمیان جماعت احمدیہ امرتسر۔ بٹالہ اور امرتسر کے درمیان جماعت احمدیہ لاہور امرتسر اور لاہور کے درمیان اور جماعت احمدیہ شیخوپورہ لاہور اور شیخوپورہ کے درمیان مبلغ کا خرچ آمد و رفت دے کر اپنے ہاں مبلغ منگوا سکتی ہیں۔ چونکہ وقت بہت قلیل ہے۔ اس لئے خواہشمند جماعتیں جلد از جلد اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے نام درج رجسٹر کر لئے جائیں۔ اور پھر ان کیلئے معقول انتظام کیا جا سکے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

# تحریک جدید کے آئندہ سالوں کی مالی قربانی میں مخلصین جماعت احمدیہ کا حصہ



اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور جس مومنانہ شان سے تحریک جدید سال چہارم کے وعدے پیش کئے گئے ہیں۔ اس کو دیکھتے ہوئے بفضل خدا امید ہے کہ وقت کے اندر تمام وعدے پورے ہوں گے۔ اور چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخلصین جماعت سے یہ چاہا کہ وہ اپنے وعدوں کو جہاں تک جلد ممکن ہو پورا کر کے ثواب حاصل کریں۔ اس لئے معتد بہ جماعتوں اور افراد نے اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ لیکن وہ احباب جن کے وعدے ابھی تک پورے نہیں ہوئے انہیں چاہیئے کہ تحریک جدید کا بڑا جلسہ جو ۳۱ رجولائی کو ہونا ہے۔ اس تک اپنے وعدوں کو پورا فرمانے کی کوشش کریں

بعض احباب ایسے بھی ہیں جنہوں نے نہ صرف چوتھے سال کی رقم ہی ادا کر دی ہے۔ بلکہ انہوں نے آئندہ چھ سال کا چندہ تحریک جدید بھی پیشگی داخل کر دیا ہے۔ یا اس سال کے ختم ہونے سے پہلے داخل کرنے والے ہیں چنانچہ ایسے احباب کی فہرست معہ ان کے خطوط کے خلاصہ کے درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱) شیخ غلام جیلانی صاحب سامان ضلع کیمبل پور۔ الہ آباد سے لکھتے ہیں:۔

اس سے پہلے مورخہ ۷ ردسمبر ۱۹۳۷ء کو ایک فارم چندہ تحریک جدید سالی چہارم پر کر کے ارسال بحضور کر چکا ہوں۔ جس میں خاکسار نے جو رقم پچاس روپے کی سال سوم میں دی تھی۔ اسی قدر رقم سال چہارم میں درج کی تھی اب مجھکو خیال ہوا۔ کہ اتنا لمبا عرصہ سات سال کا زندہ رہوں یا نہ۔ اس لئے نہایت ادب سے گزارش ہے۔ کہ مبلغ پچاس روپے سالانہ کے حساب سے اس عاجز سے سات سال کا چندہ تحریک جدید تین سو پچاس روپیہ جو جون یا جولائی ۱۹۳۸ء میں یکمشت پیش حضور کروں گا۔ قبول فرمایا جائے۔

اس کی منظوری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیتے ہوئے اپنے قلم مبارک سے رقم فرمایا:۔

"چونکہ ہر سال کی شرکت سے ثواب ہوتا ہے۔ اس لئے ہم آپ کا روپیہ امانت میں رکھیں گے۔ اور ہر سال آپ کی طرف سے داخل کریں گے۔"

چنانچہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں تحریک جدید میں آئندہ سالوں کے لئے امانت کا فنڈ کھولا گیا ہے جس میں روپیہ داخل ہو رہا ہے۔ اور جن احباب کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دے وہ اپنا آئندہ سالوں کا چندہ تحریک جدید بھیج سکتے ہیں۔ اور ہر سال کے شروع ہونے پر ان کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ان کا روپیہ پیش کیا جایا کرے گا۔ اور دعا کی درخواست کی جایا کرے گی

شیخ صاحب موصوف نے ۱۰ اپریل میں اس روپیہ کی نسبت لکھا کہ میری -/۳۵۰ کی رقم سنڈیکیٹ احمد آباد اسٹیٹ قادیان کے پاس تجارت پر ہے۔ یہ رقم معہ اس سال کے منافع کے سنڈیکیٹ سے تحریک جدید میں لی جائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(۲) جناب محمد اسمٰعیل صاحب کریانوالہ آپ نے تیسرے سال تیس روپیہ دیئے تھے۔ اور چوتھے سال کے لئے تحریک جدید کا اعلان ہونے سے قبل ۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو پچاس روپیہ کی رقم داخل فرما دی۔ اور جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء پر جب تشریف لائے۔ تو سال پنجم کے لئے ۵۵ روپے بھی ادا کر دیئے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

(۳) منشی عنایت علی خان صاحب انسپکٹر پولیس پنشنر ریاست نابھہ میرا ایک سو روپیہ ذاتی امانت میں ہے۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ اس لئے میں سات سال کا چندہ پیشگی تحریک جدید میں دیتا ہوں۔ امانت سے لے لیا جائے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔ جنہوں نے تیسرے سال -/۲۰۰ اور چوتھے سال -/۴۰۰ روپیہ تحریک جدید میں پیش کرنے کا عہد کیا۔ لکھتے ہیں۔ الحمد للہ چوتھے سال کا -/۴۰۰ ادا کر چکا ہوں۔ اپنے مولا کا شکرگزار اور اس پر ناز کرتا ہوں کہ اس نے زندہ رکھا اور سلسلہ کے مطالبات میں انبساط سے شرکت کا موقع دیا۔ دل میں شدید خواہش ہے۔ کہ آئندہ سالوں کا چندہ بھی ایک ہی مرتبہ دے سکوں۔ تو زہے قسمت۔ مجھے اپنے مولا پر بھروسہ ہے۔ کہ اس کے لئے دسمبر تک میں کوئی رقم پیشگی داخل کر سکوں گا

(۵) بابو اللہ بخش صاحب ہیڈ سیگنلر کیمبل پور۔ حضور والا! میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے پہلے سال تیس دوسرے سال چالیس اور تیسرے سال پچاس پیش کئے تھے۔ اب بموجب ارشاد حضور والا۔ آئندہ سال ۳۸ء میں تیس۔ ۳۹ء میں چالیس اور ۴۰ء میں پچاس روپیہ پیش کروں گا۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئندہ میری حالت اس سے اچھی ہو گئی۔ تو میں انشاء اللہ تعالیٰ ان وعدوں میں مزید اضافہ کروں گا۔

(۶) ملک شیر بہادر خان صاحب شیرگڑھ۔ کوٹ قیصرانی۔ تحریک جدید دور دوم سال اول کے لئے ایک سو روپیہ کا وعدہ دیتے ہوئے لکھا کہ سات سال میں پانچ سو روپیہ میرے ذمہ آتا ہے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ رقم حضور کے پیش کرنے کا عہد کرتا ہوں۔

(۷) ایک نہایت مخلص اور بزرگ جن کا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں۔ لکھتے ہیں۔

میری حالت اب بالکل خراب ہے ایک سال سے بدقت بسر کرتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ تحریک جدید کے سال سوم کا چندہ حضور کی محض ذرہ نوازی سے آخر وقت میں ادا کیا۔ اور فنانشل سکرٹری تحریک جدید نے امانت فنڈ سے مبلغ پچاس روپے ادا کر کے رسید مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء میرے پاس بھیج دی۔

اب اس نئے سال کے وعدے کے متعلق تو اس روپیہ کا انتظار رہا جو ملنے والا ہے۔ مگر آج ۳۱ جنوری ۱۹۳۶ء ہو گئی جو وعدہ کا آخری دن تھا۔ اس لئے نہایت ندامت اور شرم کے ساتھ۔ حسب ذیل وعدہ پیش کرتا ہوں۔ چونکہ میری صحت بہت خراب رہتی ہے۔ نہ معلوم میں سات سال تک زندہ بھی رہوں۔ یا نہیں۔ سات سال میں میرے ذمے -/۱۵۶/۱۱/۹ ہوتے ہیں۔ اور پچاس روپیہ یہ قرضہ کا ہوا۔ جملہ ۲۰۶/۱۱/۹ اور ۳/۴/۱۸ از اندازہ اپنے قصور کے عوض اپنے اوپر جرمانہ کر کے بخوشی یہ جملہ -/۲۲۵ کا وعدہ کرتا ہوں۔ انشاء اللہ روپیہ ملنے پر اپریل ۳۶ء میں یکمشت ادا کر دوں گا۔ خدانخواستہ اگر روپیہ نہ ملا۔ تو کوئی حصہ جائداد بیچ کر آخر ۱۹۳۶ء تک روپیہ ادا کر دوں گا۔ حضور دعا فرمائیں۔

اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رقم فرمایا: "فکر کی کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو نیتوں کو دیکھتا ہے"

ممکن ہے اور بھی ایسے مخلص ہوں جو تحریک جدید کا چندہ آئندہ سالوں کا دینا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور لکھیں اگر سال چہارم کا وعدہ کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں اور دوستوں نے بھی آئندہ کا وعدہ لکھا ہو۔ اور ان کا نام اس میں نہ ہو تو انہیں چاہیئے کہ دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کو لکھیں۔

علاوہ ازیں سال چہارم کے وعدے جلد تر پورے کرنے کے لئے عہدیداران جماعت کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ جب کہ حضور فرماتے ہیں: "جو شخص نیکی کو شروع کر کے آخر تک لے جاتا ہے۔ یا جو درمیان سے شامل ہو کر آخر تک لے جاتا ہے۔ وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ ناکام وہی ہوتا ہے۔ جو راستہ میں چھوڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔ ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ تم نے ہمیں چھوڑ دیا۔ اس لئے ہم تمہیں چھوڑتے ہیں۔ مگر جو دیر سے آتا ہے اور توبہ کرتا اور کوشش کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے مل سکے۔ وہ ضائع نہیں کیا جاتا۔"

پس احباب چوتھے سال کے وعدے بھی فوری طور پر پورے کرنے کی فکر کریں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

---

## سپاس تعزیت

میری بیٹی عزیزہ نعیمہ رشیدہ جو ۱۰ جولائی کو وفات پا گئی۔ اس کی تیمارداری اور تعزیت کے سلسلہ میں میں قادیان کے تمام ہمدرد احباب کا عموماً اور مندرجہ ذیل احباب کا خصوصاً تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ ڈاکٹر محمد احمد صاحب مفتی فضل الرحمٰن صاحب بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی۔ ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ دعا ہے کہ خداوند کریم ان تمام بزرگوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ خاکسار [illegible]

---

## سندھی جماعتوں کیلئے ایک استاد کی ضرورت

صوبہ سندھ میں تعلیم کی کمی کی وجہ سے احمدی جماعتوں کے افراد میں بہت کم تعلیمیافتہ احباب پائے جاتے ہیں جس کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے کما حقہ واقفیت رکھنے والے بہت تھوڑے دوست ہیں۔ اس صوبہ کی احمدی جماعتوں کے امیر کی تجویز ہے۔ کہ سندھ میں کسی مناسب مقام پر ایک مدرسہ قائم کیا جائے۔ جس میں جماعت کے احباب اور بچوں کو ابتدائی تعلیم دی جائے۔ اور دینی مسائل سے واقف کیا جائے۔ تاکہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں جا کر مفید کام کر سکیں۔ اس غرض کے لئے ایک ایسے استاد کی ضرورت ہے۔ جو مولوی فاضل پاس ہونے کے علاوہ میٹرک پاس بھی ہو۔ خواہشمند احباب نظارت تعلیم و تربیت میں جلد درخواست بھجوائیں۔ تنخواہ ۲۰ سے ۲۵ تک حسب استعداد ہوگی۔ بیرونی درخواست کنندگان اپنی جماعت کی تصدیق بھی ساتھ بھجوائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

## فارمہائے تعلیم و تربیت

تمام جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ فارمہائے رپورٹ تعلیم و تربیت طبع ہو کر دفتر میں پہنچ چکے ہیں۔ جن جماعتوں میں پہلے فارم ختم ہو چکے ہوں۔ وہ حسب ضرورت منگوا لیں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

## حصار میں چارہ کی کمی

بعض حلقوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ ضلع حصار میں چارہ کی قلت کے باعث مویشیوں کی افزائش و قیام نسل کے انتظام پر مخالفانہ اثر پڑے گا۔ تاوقتیکہ گورنمنٹ اس ضلع میں چارہ کی درآمد کے متعلق سہولتیں پیدا نہ کرے۔ گورنمنٹ کو اس صورت حالات کا کامل احساس ہے۔ اور ضلع حصار میں چارہ کی باربرداری کے لئے ریلوے کرایہ کی جو رعائتی شرح ۲۸ مارچ ۱۹۳۸ء سے منظور کی گئی تھی۔ وہ ابھی تک جاری ہے۔ اسی طرح ضلع گوڑگاؤں میں ۱۱ مارچ ۱۹۳۸ء سے رعائتی شرح جاری کی گئی تھی۔ ان احکام میں یہ اصول کارفرما ہے۔ کہ کرایہ باربرداری کی تین چوتھائی گورنمنٹ خود ادا کرتی ہے اور باقی ایک چوتھائی درآمد کنندگان کی طرف سے واجب الادا ہوتا ہے۔ ۱۵ جون ۱۹۳۸ء تک ۳۹۶۳۶ من چارہ درآمد کیا گیا تھا۔ اور گورنمنٹ نے اس ضمن میں ۱-۵۶-۷۶ روپیہ کا خرچ برداشت کیا۔ یہ یقین کرنے کی وجہ ہے۔ کہ اس رعایت کو ان اضلاع کے مالکان مواشی اور وہ اشخاص بہت گرانقدر سمجھتے ہیں۔ جو مویشیوں کی افزائش نسل کا کام کرتے ہیں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

## ضرورت رشتہ

ایک معزز اور مکرم احمدی خاندان کی دو نوجوان سلیقہ شعار اور تعلیم یافتہ لڑکیوں کیلئے برسر روزگار مخلص احمدی لڑکوں کی ضرورت ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ڈاکٹر عبدالحمید اسسٹنٹ سرجن ریلوے امیر جماعت احمدیہ لائلپور

## وصیت نمبر ۶۰۲۵

منکہ قاضی محمود احمد ولد قاضی محبوب عالم صاحب مومی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ صرف ملازمت ہے۔ اور ماہوار تنخواہ مبلغ ۴۰/- روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کے خزانہ میں جمع کراتا رہوں گا۔

اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔

العبد:۔ قاضی محمود احمد راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد انارکلی لاہور

گواہ شد:۔ محبوب عالم۔

گواہ شد:۔ ملک خدا بخش بقلم خود کوچہ ککے زئیاں کشمیری بازار جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور۔



54

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں



**شملہ** ۱۱ر جولائی۔ کل شام زراعتی پارٹی کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ پنجاب گورنمنٹ ایک نیا بل تیار کرے۔ اس بل کا مقصد زراعت پیشہ اقوام کے دو طبقوں میں انتقال اراضی پر بندش لگانا ہے یعنی کاشتکار اقوام کا کوئی فرد جس کو اس دفعہ کے ماتحت قرضدار کہا جائیگا اپنی اراضی کا کوئی حصہ کاشتکار اقوام کے کسی فرد کے نام جسے اس دفعہ کے ماتحت قرض خواہ کہا جائیگا منتقل نہیں کر سکے گا۔ جب تک اس کے قرضے کی ادائیگی کو پانچ برس نہ گذر جائیں۔

**کلکتہ** ۱۱ر جولائی۔ امرت بازار پترکا کو معلوم ہوا ہے۔ کہ لارڈ ہیلی فیکس لارڈ لوتھیان لارڈ زٹلینڈ اور لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کے مشورہ کے مطابق گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی مجوزہ فیڈرل سکیم میں حسب ذیل تبدیلیاں کی جائیں گی۔ تاکہ کانگرسی لیڈر کسی قسم کا اعتراض نہ کر سکیں۔ (۱) حکومت برطانیہ اس امر پر اصرار کرے گی۔ کہ فیڈرل اسمبلی میں ریاستوں کی معمولی نمائندگی کی بجائے کسی حد تک ڈیموکریسی رائج کی جائے۔ (۲) ڈیفینس اور دیگر معاملات میں وائسرائے وزراء کے مشورہ پر عمل کرے گا۔ (۳) حکومت برطانیہ ہندوستان کے مدافعتی اخراجات کا کچھ حصہ ادا کرنا منظور کر لے گی۔

**لنڈن** ۱۱ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کا ۱۴ر جولائی کو انڈیا آفس میں سرکاری طور پر خیر مقدم کیا جائے گا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ دو ہفتہ تک لنڈن رہیں گے اور اس عرصہ میں لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کے ساتھ ہندوستانی مسائل پر بحث و تمحیص کریں گے آپ مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم سے بھی ملاقات کریں گے اور اگست کے آغاز میں سکاٹ لینڈ چلے جائیں گے۔

**یروشلم** ۱۱ر جولائی۔ کل کے حادثوں کی وجہ سے طلکارم اور حیفا میں حالات بہت خراب ہیں۔ حیفا میں تمام دکانیں بند ہیں کوچوں میں پولیس کا زبردست پہرہ ہے۔ کل رات . . مسلح باغیوں نے حملہ کیا۔ تین یہودی قتل اور کئی زخمی ہوئے۔ طلکارم میں ایک عرب پولیس انسپکٹر کو گولی سے اڑا دیا گیا۔ جس پر ۲۴ گھنٹہ کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا۔ شمالی فلسطین میں کئی مقامات پر تاریں کاٹ دی گئیں۔ برطانی فوجیں باغیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے جا رہی ہیں۔

**پشاور** ۱۱ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے مولانا شوکت علی اسمبلی کے غیر کانگرسی مسلمان ممبروں کو اکٹھا کر کے مسلم لیگ پارٹی بنانے آئے ہیں۔

**بمبئی** ۱۱ر جولائی۔ بمبئی گورنمنٹ نے ایک پریس نوٹ شائع کیا ہے کہ ۲۰۔ ۲۱ر جولائی کی درمیانی شب سے احمد آباد چھاؤنی اور اس کے گردونواح کے ۲۷ دیہات شراب سے بالکل خالی ہو جائیں گے اور ہر قسم کی دیسی اور غیر ملکی شراب کی فروخت کے تمام لائیسنس منسوخ کر دیئے جائینگے۔

**ہانکو** ۱۰ر جولائی۔ آج صبح جب تین جاپانی جہازوں نے شہر کیانگ پر بمباری شروع کی۔ تو برطانی اور امریکن باشندے جلدی سے جہازوں پر سوار ہو کر وہاں سے چلے گئے۔ چینی حکام نے اعلان کیا ہے۔ کہ دو جاپانی جہازوں کو بمباری سے غرق کر دیا گیا اور ایک بھاگ گیا۔ نانکن میں بھی جاپانی جہازوں پر چینی ہوائی جہازوں نے بمباری کی اور ایک جہاز کو ڈبو دیا۔

**شملہ** ۱۱ر جولائی۔ آج اسمبلی میں سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب نے اعلان کیا۔ کہ موجودہ سیشن ۱۵ر جولائی تک ضرور رہے گا۔ بہت ممکن ہے کہ اس میں اسکے بعد توسیع کی جائے اگر ضرورت ہوئی تو اس کا اعلان ۱۵ر جولائی کو کیا جائیگا۔

**لاہور** ۱۱ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے پنجاب اسمبلی کی کانگرس پارٹی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں غیر زراعت پیشہ مقروضوں کے متعلق ایک بل پیش کرے گی۔ اس بل کے ذریعہ غیر زراعت پیشہ مقروضوں کے قرضہ کے بوجھ کو ہلکا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

**کراچی** ۱۱ر جولائی۔ بیراج کے رقبہ میں مالیہ کی تشخیص میں مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے مسٹر گوروالا نے اپنی رپورٹ میں سفارش کی ہے کہ بیراج کے علاقہ میں پیدا ہونے والی روئی پر تین فیصدی سے ۸ فیصدی تک مالیہ بڑھا دیا جائے۔

**لاہور** ۱۱ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے پنجاب اسمبلی کی کانگرس پارٹی پیدائش کی بناء پر زراعت پیشہ اور غیر زراعت پیشہ کی تقسیم کو دور کرنے کے لئے پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اس مطلب کا بل پیش کرے گی کہ کاشتکار صرف ان لوگوں کو مانا جائے جو اپنے ہاتھ سے ہل چلاتے ہوں۔

**انگورہ** ۱۱ر جولائی۔ جمہوریہ ترکیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ دارالسلطنت انگورہ کو بحر اسود سے ملانے کے لئے ایک نہر کھودی جائے۔ پبلک نے اس تجویز کی تائید کی ہے۔

**لنڈن** ۱۱ر جولائی۔ ہنگھائی سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ جاپان نے چار شہروں میں بسنے والے غیر ملکیوں کو شہر چھوڑنے کا نوٹس دیا ہے کیونکہ جاپان عنقریب ان پر بمباری کریگا یہ سب شہر دریائے ینگسی کے کنارے واقع ہیں اور جاپان اس لئے ان پر حملہ کرنا چاہتا ہے کہ ہنکاؤ پر حملہ کرنے کے لئے خشکی اور دریا کا رستہ صاف ہو جائے۔ ہنکاؤ فتح ہو جانے کے بعد چین پر جاپان کا پورا تسلط ہو جائیگا۔ چینی ہنکاؤ میں اطراف و جوانب سے افواج جمع ہو کر آ رہی ہیں انہوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ یا تو وہ اس شہر کو جاپانیوں کی دستبرد سے بچا لیں گے یا تمام میدان کارزار میں کٹ کر ڈھیر ہو جائیں گے۔ چینی فوج کے افسران نے اعلان کیا ہے کہ ہنکاؤ کی جنگ جاپان کے لئے خطرناک ہوگی۔

**ہنکاؤ** ۱۱ر جولائی۔ چین کے دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ چینی طیاروں نے نانکن پر کامیاب حملہ کیا اور متواتر تین گھنٹہ تک بمباری کی جس کی وجہ سے ۵ جاپانی طیارے اور ۵ جنگی جہاز تباہ ہو گئے۔ مجروحین و مقتولین کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔

**ویلنشیا** ۱۱ر جولائی۔ ہسپانیہ کے مشرقی ساحل پر باغی افواج نے پھر حملے شروع کر دیئے ہیں۔ ان حملوں کی مدافعت کے لئے ۴ ہزار فوج تیار کر لی گئی ہے۔ ویلنشیا میں پانچ برطانوی جہازوں کو معمولی سا نقصان پہنچا ہے۔

**لنڈن** ۱۱ر جولائی۔ ملک معظم شاہ انگلستان پر انفلوائنزا کا معمولی سا حملہ ہوا ہے جس سے آپ صاحب فراش ہیں۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ ایک ہفتہ تک مکمل آرام کریں۔

**پٹنہ** ۱۱ر جولائی۔ پٹنہ کانگرس کمیٹی کے سرکردہ مسلمان ممبر کانگرس سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ انہوں نے سکرٹری کانگرس کمیٹی کو اس بارے میں جو مکتوب ارسال کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی مسلم لیگ کے اسلامی جھنڈے کے نیچے جمع ہو رہے ہیں۔ ہمارا کانگرس سے ...

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی